Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۱۷ احسان ۱۳۷۱ہش - ۱۷ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۳۷

خصوصی درخواست دعا

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے متعلق اطلاع ہے کہ ضعف اور نقاہت بہت زیادہ ہے اور خوراک بھی بہت کم لیتے ہیں اور عمومی صحت بتدریج گرتی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ پیشاب میں انفیکشن ہے جو کہ کافی پرانی ہے مگر عرصہ ایک ہفتہ سے اس میں شدّت آگئی ہے۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے اس انفیکشن میں شدت کے ساتھ بخار بھی ہوگیا تھا۔ اور طبیعت بہت مضمحل ہوگئی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے پھر طبیعت روبصحت اور کچھ بحال ہوگئی۔

آج کی تازہ رپورٹ یہ ہے کہ پیشاب میں انفیکشن موجود ہے۔ گو بخار کی کیفیت باقی نہیں۔ ایڈیٹر

احباب جماعت اپنی عورتوں سے حُسن سلوک کریں تو یہ میرے لئے حقیقی خوشی کا پیغام ہوگا

سچی خوشی وہی ہے جس میں خوشی پانے والا اپنی خوشیوں میں دوسروں کو بھی شریک کرے

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے عید کا تحفہ اور محبّت بھرا سلام

خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۵ شہادت ۱۳۷۱ہش (۵ اپریل ۱۹۹۲ء) بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ اپریل ۱۹۹۲ء کو اسلام آباد (برطانیہ) میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعض حصّے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"خوشیوں کے موقع پر (۔) بچیوں کا گانا بجانا یہ کوئی منع نہیں۔ بعض لوگ شادی کے موقع پر بھی گاتے بجانے پر اعتراض کرتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ سختی دکھاتے ہیں۔ گانوں میں فحشاء نہیں ہونے چاہئیں۔ پاکیزہ نیک کلام اچھی آواز سے اگر سُنایا جائے اور گھر والے' دوسرے بھی سُنیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن جب بھی ایک چیز کو توازن سے آگے بڑھا دیا جائے اور غیر متوازن کر دیا جائے تو وہ اچھی چیز نہیں بُری بن جایا کرتی ہے۔ اس لئے ان باتوں میں توازن پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔"

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے، کی وفات کے ضمن میں فرمایا:۔

(ایک خدائی خبر حضرت بانیٔ سلسلہ کو ایسی ملی) جس کے متعلق آپ نہیں سمجھ سکے کہ کیا مراد ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ میری یہ سوچ درست ہے کہ اس کا اس عید سے تعلق ہے۔ آپ نے فرمایا "آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ عید کل تو نہیں پرسوں ہوگی۔" (تذکرہ صفحہ ۱۹۹۔ ایڈیشن اکتوبر ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

غم کا دن اور عید کی خوشیاں

جب پرسوں میری اہلیہ کی وفات ہوئی تو اُس وقت فوری طور پہ میرے ذہن میں پہلا خیال یہ آیا کہ اگر جنازے کی تیاری عید سے پہلے نہ ہوسکی تو ایک رنگ میں عید میں خلل واقع ہو جائے گا اور اگرچہ عید تو بہرحال منائیں گے لیکن اس عید میں دل پر ایک بہت ہی سخت تکلیف کی کیفیت بھی بے اختیار طاری رہے گی۔ جنازہ گھر میں پڑا ہو اور عید منائی جا رہی ہو اور پھر جنازے کو بے وجہ ٹالا بھی جائے کہ عید کے بعد پڑھا جائے تو اُس وقت میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت ہے کہ اُس نے دو دن پہلے وفات دی ہے اور کل عید نہیں بلکہ پرسوں عید ہوگی اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ کل ہی جنازہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہ (خدائی خبر) میرے سامنے پیش (کی گئی) تو میری فکروں کے مطابق ایک جواب تھا کہ عید کل نہیں پرسوں ہوگی۔

اس میں دو پیغام تھے۔ ایک یہ کہ کل کا دن عید کا دن نہیں، غم کا دن ہے اور دوسرا یہ کہ جب عید کا دن آئے گا تو تمہیں خوشیاں منانی ہوں گی۔ یہ غم بھولتا ہوگا اور آج صبح جب میں آتے ہوئے اپنے بچّوں کو لے کر آصفہ بیگم کی قبر پر دُعا کے لئے اور عید مبارک پیش کرنے کے لئے گیا کیونکہ اگر اللہ چاہے تو اُس کے فضل کے ساتھ رُوحوں کو بھی یہ پیغام مل جایا کرتے ہیں تو واپس پہ میری بچیوں نے اسی بات کا ذکر کیا اور کہا کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کی کیسی شان ہے اُس نے کیسی PERFECT TIMING کی ہے۔ اگر ہم بیماری کی حالت میں بھی ان کو چھوڑ کر آتے تو عید ہمارے لئے بڑی مشکل عید ہوتی تھی۔ ہسپتال میں بیمار تڑپ رہی ہیں۔ ہر وقت خیال ہوتا کہ کب وہ پیغام بھیج رہی ہیں کہ جلدی آجاؤ۔ کیونکہ بیماری میں بارہا ایسا ہوُا کہ اچانک پیغام آجایا کرتا تھا کہ میں بہت سخت تکلیف میں ہوں فوراً پہنچو اور میرے پہنچنے سے جب میں دُعا کرتا تھا تو بہت ہی تسکین ملتی تھی اور بعد میں بھی وہ نرسوں کو کہا کرتی تھیں کہ جب وہ دُعا پڑھ کر جاتا ہے تو مجھے بہت ہی سکون ملتا ہے اور نیند آجاتی ہے تو ایسی حالت میں ذہن ہر وقت وہاں اُلجھا رہتا کہ پتہ نہیں کیا حالت ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جو یہ خبر دی کہ "عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی" میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اس عید سے گہرا تعلق ہے اور تبھی حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو اس کی سمجھ نہیں آئی اور مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ (خدائی خبر) بعینہٖ سَو سال پہلے ۱۸۹۲ء میں ہوئی ہے اور آج پورے سَو سال کے بعد جب کہ ہم ایسے دَور سے گزر رہے ہیں جب سَو سال بار بار دوہرائے جا رہے ہیں، مختلف شکلوں میں ہمارے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ خدائی خبر) بھی پورے سَو سال کے بعد پوری فرما دی۔

ایک اور (خدائی خبر) بھی ہے جس کا اس کے ساتھ تعلق ہے اور وہ بھی عید کے دن (ملی) وہ (تھی) ۔۔ "زندگی بارام ہو جانا پہلی زندگی سے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تذکرہ صفحہ ۶۹۴۔ ایڈیشن اکتوبر ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)

معلوم ہوتا ہے یہ بھی عید سے پہلے کوئی ایسی وفات ہے جس کا عید سے تعلق ہے اور پہلی زندگی سے موجودہ زندگی جو آخرت کی زندگی اور خدا کے حضور کی زندگی ہے وہ زیادہ بہتر اور آرام دہ ہے اور اس میں کوئی بھی شک نہیں۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا۔ (خدائی خبر ملی)۔ "آمدنِ عید مبارک بادت۔ (تمہیں عید کی آمد بہت بہت مبارک ہو) عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔" (تذکرہ صفحہ ۶۴۷۔ ایڈیشن اکتوبر ۱۹۶۹ء مطبوعہ ربوہ)۔

اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کریں

ایک دفعہ عید کے موقع پر مَیں نے یہ نصیحت کی تھی کہ سچی عید تو وہی ہوتی ہے جس میں خوشیوں والا اپنی خوشیوں میں دوسرے کو شریک کرے اور کسی کا دُکھ اس طرح بانٹے کہ اس کے دُکھ میں کمی واقع کرے اس کی سچی ہمدردی محسوس کرے اور غریبوں کے ساتھ اپنی خوشیاں ملادے۔ ان کی خوشیوں کا معیار بلند کر دے خواہ اس میں اپنی خوشیاں کچھ کم ہی کرنی پڑیں۔ اس نصیحت کو جماعت نے بہت ہی عمدہ طریقے پر قبول فرمایا اور ساری دُنیا میں ہماری عید کی خوشیوں کے ساتھ یہ مضمون داخل ہوا۔ بہت سے لوگ بعد میں بھول گئے لیکن بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اس کو یاد رکھا ہوا ہے اور اکثر عید کے بعد مجھے خطوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ بھی اس نصیحت کو یاد رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس پر مستقل عمل کر رہے ہیں ان کی عید عام عیدوں کے مقابل پر بہت ہی زیادہ پُرلطف اور عظیم رُوحانی کیفیات کی حامل ہو جاتی ہے اور ہمیشہ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ جب ہمیں یہ بات یاد آتی ہے اور تلاش کر کے محلّے والوں کے پاس پہنچتے ہیں۔ اپنی خوشیاں غریبوں کی خوشیوں میں ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے بچّوں کے لئے کوئی تحفہ لے کر جاتے ہیں۔ گھر میں کوئی اچھا کھانا پہنچا دیتے ہیں تو جو کیفیت ہم دیکھتے ہیں وہ ایک ایسی عظیم جزا ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ دُنیا کی کوئی دوسری لذّت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بعض خطوں میں ایسے دردناک نظارے ہوتے ہیں جو خوشی کی دردناکیاں ہیں۔ خوشی سے بھی تو آنسو آجایا کرتے ہیں۔ مجھے ایک خط کا مضمون یاد ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں کہ جب ہم ایک غریب کے گھر پہنچے تو اُن کے ہاں واقعی ضرورت تھی۔ ایسی عید منا رہے تھے کہ جس میں کھانے کی کوئی اچھی چیز نہیں تھی۔ نہ گوشت تھا نہ کوئی اور چیز۔ نہ کپڑے تھے۔ کہتے ہیں وہ واری واری جاتے تھے۔ دُعا بن گئے بار بار کہتے تھے کہ یہ کیا واقعہ ہو گیا۔ اللہ کی شان کہ آپ ہماری ضرورتیں لے کر پہنچے اور ہماری عید ہو گئی۔ ہمارے بچّوں کی عید ہو گئی۔ اس طرح دعائیں بے اختیار ان کے دلوں سے نکلتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ساری عمر کی عیدوں کا اتنا مزا نہیں آیا جتنا اس ایک عید کا مزا آگیا تو مَیں اس نصیحت کو بھی دوبارہ یاد کراتے ہوئے آج ایک اَور نصیحت کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنی بیویوں سے حُسنِ سلوک کیا کرو۔

ہر سچے احمدی کو ایک نصیحت

ایسی بیویاں جو خاوندوں کے ظلموں تلے زندگی بسر کرتی ہیں وہ بے بس اور بے اختیار ہوتی ہیں اور ان کی زندگیاں بڑی کرب کی حالت میں بسر ہوتی ہیں۔ خاوند بد خلق ہو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا تو درکنار، بدزبانی سے کام لے۔ تنگیاں دے طعنے دے اور اس غریب کے ماں باپ کو بھی تکلیف دے۔ آزار دے۔ پُرآزار باتیں کر کے اس کے دل کو چھلنی کر دے۔ ایسا خاوند اپنی بیوی کے لئے مسلسل عذاب کا موجب بنا رہتا ہے اور وہ مجبور و بے اختیار کچھ نہیں کر سکتی۔

اگر کوئی سچا احمدی ہے، میری بات سُن رہا ہے اور میری بات کا اُس کے دل پر اثر ہو سکتا ہے تو اس عید کے وقت میں اُسے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زندگی میں ایک انقلاب برپا کرے۔ پھر اُسے سچّی عید نصیب ہو گی۔ ایک مظلوم لڑکی جو کسی کی بیٹی ہے، کسی کے ناز کی پالی ہوئی بیٹی ہے کسی اور کے گھر میں جا کر اس کے رحم و کرم پر آجائے، اور اُسے ظلم کا نشانہ بنایا جائے یہ بہت بڑا گناہ ہے کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔ ایسا شخص اگر باز نہیں آئے گا تو اُسے عذابِ الیم کی خوشخبری دیتا ہوں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ مرنے کے بعد اس کی زندگی دردناک عذاب میں مبتلا ہو گی۔ اس دُنیا میں بھی اگر ہوش آ جائے تو ہوش آنے پر انسان کو بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن مَیں یہ دیکھتا ہوں اور بہت سے خطوں سے مجھے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایسے ظلموں میں صرف خاوند شریک نہیں ہُوا کرتے بلکہ بہت حد تک ساسوں کا قصور ہوتا ہے۔ احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ آپ مَردوں کو کوستے رہتے ہیں یا کوسنے کا لفظ تو زیادہ سخت ہے۔ اُن کو ڈانٹتے ہیں نصیحتیں کرتے ہیں۔ عورتوں کا خیال نہیں کہ وہ بھی زیادتیاں کرتی ہیں (۔) وہ خواتین جو صرف خاوند کے ظلم کا نشانہ نہ بنیں بلکہ ساس اور نندوں کے ظلم کا بھی نشانہ بنیں ان کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ خوشیوں کے موقع پر بھی اُن کو نہیں چھوڑا جاتا۔ ایسے موقع پر بھی طعن دیئے جاتے ہیں جن میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ ایک لڑکی نے مجھے خط لکھا کہ خدا کے لئے میرے لئے دُعا کریں کہ خدا مجھے ایک بیٹا دے دے۔ چار بیٹیاں ہیں اور ہر بیٹی کے وقت عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہوں۔ ساس طعنے دیتی ہے۔ نندیں طعنے دیتی ہیں۔ خاوند کہتا ہے کہ تم کیا چوہڑا جیسی چیز ہمارے گھر آگئی ہو کیا نحوستیں لے کر آئی ہو۔ ہماری نسل برباد کر دی۔ کوئی بیٹا پیدا نہیں ہُوا۔

ساسیں جو ان کو نحوست سمجھتی ہیں اور اپنے بچّوں کو نحوست کی تعلیم دے رہی ہوتی ہیں تو کیا وہ خود عورت نہیں ہیں؟ کیا وہ خود نحوست کا نشان نہیں ہیں؟ ایسی ذلیل اور کمینی حرکتیں اگر احمدی معاشرہ میں پائی جائیں تو ہم دُنیا کو تعلیم دینے کے اہل نہیں ہیں۔ آج مغرب کا معاشرہ عورت کی عزت اور وقار کی بلندی کی باتیں کر رہا ہے اور (دینِ حق) کو اس بات میں طعنہ دے رہا ہے کہ (دینِ حق) میں عورت کا مقام نہیں۔ آپ لاکھ تعلیم دیں اگر معاشرہ میں واقعۃً عورت کے لئے عزت اور احترام کا مقام پیدا نہیں کریں گے تو آپ اس لائق نہیں ٹھہریں گے کہ (دینِ حق) کا پیغام کامیابی کے ساتھ غیر قوموں کو دے سکیں۔ اور عورت کے ساتھ آپ کا حُسنِ سلوک وہ بہترین معاشرہ پیدا کرے گا جو یہاں موجود نہیں ہے۔ مغربی قوموں میں عورت کی آزادی کی باتیں ہیں۔ عورت کی عزت کی باتیں ہیں اس کے حقوق کی باتیں ہیں لیکن عورت کے ساتھ جس طرح کھیلا جا رہا ہے، جس طرح عورت کو ایک کھلونا بنایا جا رہا ہے جو جب بیکار ہُوا تو ٹوٹی ہوئی چیز کی طرح ایک طرف پھینک دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان کے خاندانوں میں بڑے دُکھ ہیں۔ آزادی کی باتیں نام کی ہیں لیکن حقیقت میں عورتیں بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ شراب کے نتیجہ میں ہی عورتوں پر جو ظلم ہوتے ہیں ان کی کہانیاں اَن گنت ہیں اور بہت ہی دردناک واقعات اس سے رونما ہوتے ہیں۔ اس لئے مَیں یہ نہیں کہتا کہ یہ معاشرہ بہت اچھا ہے مگر جو اچھی باتیں ان میں ہیں وہ لازماً اچھی ہیں۔ عورت کے وقار کی باتیں کرتے ہیں تو باتیں بہرحال اچھی ہیں خواہ عمل ویسا ہو یا نہ ہو۔ جب عورت کو عزت دینے اور احترام دینے کی باتیں کرتے ہیں تو یہ باتیں درست ہیں مگر اس سے بہت زیادہ یہ باتیں (دینِ حق) میں پائی جاتی ہیں (۔)

مَیں نے عمر بھر یہی کوشش کی کہ مجھ سے کوئی ظلم سرزد نہ ہو۔ کوئی ناجائز تکلیف نہ پہنچی ہو لیکن اپنی بیوی کی بیماری میں فلم کی طرح ساری زندگی کے ایسے واقعات میری آنکھوں کے سامنے آتے رہے جن میں مَیں سمجھتا ہوں کہ دانستہ یا نادانستہ، جائز یا ناجائز طور پر مَیں اُن کے لئے دکھ کا موجب بنا۔ بے اختیار بار بار استغفار کرتا رہا۔ میرے لئے مشکل یہ تھی کہ مَیں اُن سے معافی نہیں مانگ سکتا تھا۔ کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ اس سے وہ سمجھیں گی کہ میرا وقت قریب آگیا ہے۔ عام طور پر وقت قریب آنے پر معافیاں مانگی جاتی ہیں۔ اس لئے خدا سے معافی مانگتا رہا کہ اے خدا! جو بھی وقت گزر گیا اگر اس میں میری طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہے تو تُو مجھے معاف فرما دے اور ان کی رُوح کو تحریک فرما کہ یہ مجھے معاف فرما دیں۔ اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہے تو خدا کی قسم! میرے دل سے سب داغ مٹ چکے ہیں اور اب مَیں کلّیۃً راضی ہو کر ان کو رخصت کرنے والا ہوں۔ یہی دُعائیں تھیں جو مجھے بے چین رکھتی رہیں اور اس دوران مجھے اُن مظلوم عورتوں کا خیال آتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہا جن کے خاوند ابھی بھی غفلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اُن کو احساس ہی نہیں کہ وہ کس حالت میں اپنی عورتوں سے سلوک کرتے ہیں اور میں نے سوچا کہ میں اس عید کے تحفہ کے طور پر یہ نصیحت ضرور احمدیوں کو کروں گا کہ خدا کے لئے اپنے معاشرے کو جنت نشان معاشرہ بنائیں (-) اس لئے آج اگر آپ اس غم میں میرے شریک ہیں۔ آپ اگر تعزیت کے خط لکھنے کی سوچ رہے ہیں تو میری سب سے بڑی تعزیت یہ ہے کہ مجھے جماعت کی طرف سے یہ تسکین ملے، یہ خوشی کی خبر نصیب ہو کہ ہمارے مرد ہماری عورتوں کے لئے نرم گوشے اختیار کر چکے ہیں۔ اپنے گھروں کو جنت بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کی غلطیوں سے عفو اور درگزر کرنے والے ہیں۔ ان کو سچے شکر کی پیار اور محبت سے تلقین کرنے والے ہیں اور سختی کی ساری باتیں جو ہمارے گھروں میں رائج ہو چکی ہیں انہیں یک قلم موقوف کر دیا جائے۔ خدا کرے یہ عید ہمیں نصیب ہو تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ (دین حق) کی فتح کی عید بھی اس عید کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اگر احمدی معاشرہ گھروں کو جنت نشان بنا دے گا تو خدا کی قسم! آپ ضرور غالب آئیں گے اور دیر کی بجائے جلد غالب آئیں گے۔ کیونکہ یہی وہ عملی نمونہ ہے جس کی آج دنیا منتظر ہے اور سوائے احمدی گھروں کے کسی اور گھر سے یہ اُن کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر میں ایک معذرت کرنا چاہتا ہوں۔ کل جو درس تھا اس میں مجھے ایک ایسی از خود رفتگی کی سی کیفیت تھی کہ مجھے بعد میں یاد ہی نہیں کہ میں نے کیا کہا ہے اور کیا نہیں کہا۔ یہ بھی نہیں پتہ کہ کوئی غلط بات تو نہیں کہہ گیا اور اس کیفیت میں مجھے سب سے زیادہ جو احساس تھا وہ یہ تھا کہ پتہ نہیں میں نے اسیرانِ راہ مولیٰ کے لئے اور (خدا کی راہ میں جان دینے والوں) کے بچوں اور پسماندگان کے لئے دعا کی تحریک کی ہے یا نہیں کی۔ اللہ کرے میں نے کی ہو لیکن مجھے کچھ یاد نہیں۔ (اس پر احباب نے عرض کیا کہ 'کی ہے جی' تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)) تو میں نے سوچا کہ عید کے موقع پر تو ضرور اُن کو یاد رکھوں اور ان کو عید مبارک میں اولیت دوں اور فوقیت دوں۔ ہم سب کی طرف سے، میری طرف سے، آپ سب کی طرف سے، ساری دنیا کی طرف سے، تمام دنیا کی احمدی جماعتوں کی طرف سے میں (احمدیت کی خاطر خدا کی راہ میں جان دینے والوں کے پسماندگان) کو محبت بھرا (سلام) اور عید کا تحفہ پیش کرتا ہوں اور ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے اسیرانِ راہِ مولیٰ کو بھی اور اُن سب کو بھی جو خدا کی راہ میں کسی قسم کے دکھ اٹھا چکے ہیں یا اٹھا رہے ہیں محبت بھرا (سلام) اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

وہ جماعتیں جو براہِ راست فون پر خطبہ سُن رہی ہیں۔ ان میں امریکہ کی جماعت شکاگو ہے۔ ماریشس ہے۔ اسلام آباد پاکستان ہے۔ لاہور پاکستان ہے۔ جاپان کی جماعت ہے۔ کینیڈا کی جماعت ہے۔ اور وسیم جنوال صاحب اس وقت ماسکو میں بیٹھے ہوئے T.V پر یہ خطبہ دیکھ رہے ہیں اور چونکہ انہوں نے خدمت کا ایک بہت بڑا کام کیا ہے اور سب جنوال برادران کے سر پر یہ سہرا ہے کہ ٹیلی کمیونیکیشن کے ذریعہ اور ٹیلی فون کے ذریعہ خطبے جماعت تک پہنچیں اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ یورپ کے لوگ دیکھ سکیں۔ اس لئے ان سب کو بھی میں خصوصیت سے ساری جماعت کی طرف سے (اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ ترین جزا دے) کہتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ٹیلی کاسٹ کرنے والا جو ادارہ ہے وہ تاخیر سے خطبہ پیش کرنے کی معذرت پیش کرتے ہیں۔ سارے اہلِ یورپ جو ہمیں براہِ راست دیکھ رہے ہیں۔ ان کو میں خصوصیت سے دوبارہ (سلام) اور عید کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ ہم سب کے لئے ہمیشہ کے لئے عید مبارک فرمائے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے میرے لئے حقیقی خوشی کا پیغام تب ہوگا اگر جماعت کی طرف سے میرا دل مطمئن ہو جائے کہ وہ اپنی عورتوں سے حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

خطبہ ثانیہ کے بعد اور دعا سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ

"دعا سے پہلے ایک اور معذرت اور خطبہ کے مضمون میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ احمدی احباب جو بہت دور دور سے بڑی محبت کے ساتھ تکلیف اٹھا کر، خرچ کر کے، اپنی گھر کی عیدیں چھوڑ کر یہاں میری تعزیت کے لئے تشریف لائے ہیں ان سب کو میں خصوصیت کے ساتھ (اللہ آپ کو اعلیٰ ترین جزا دے) کہتا ہوں اور (-) آیئے اب دعا کر لیجئے۔"

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

پھر فطرت کے مفہوم کے لحاظ سے اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انسان کو ہمیشہ فطرت صحیحہ سے کام لیتے ہوئے اختلافات کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر انسان کی فطرت اللہ تعالیٰ نے پاک بنائی ہے اور اس سے سچائی کو پہچاننے میں بڑی بھاری مدد ملتی ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ فطرت صحیحہ مذہب کی قائم مقام ہے وہ مذہب کی قائم مقام نہیں بلکہ مذہب کے پہچاننے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر کسی کو فطرتِ صحیحہ نصیب نہ ہو تو اسے سچا مذہب بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ فطرتِ صحیحہ کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی کے پاس اس کے دوست کا خط آجائے۔ تو وہ اس کے پڑھنے کے لئے عینک لگا لے۔ لیکن اگر وہ عینک لگا کر ہی بیٹھا رہے اور خط نہ پڑھے۔ تو ہر شخص اسے احمق قرار دے گا۔ اسی طرح دین بھی ایک خط ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اور عینک فطرت صحیحہ ہے جس طرح خط اصل چیز ہے اور اس سے منہ پھیرنا اور صرف عینک پر اکتفا کر لینا جہالت ہے۔ اسی طرح جو شخص فطرتِ صحیحہ کے بعد مذہب کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بھی احمق ہے۔

(اللہ تعالیٰ کا رنگ) کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو۔ یعنی ہمیشہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور دیکھتے رہو کہ کیا تم صفات الٰہیہ کے مظہر بنے ہو یا نہیں بنے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنے اور اس کی قابلیت خود اس نے انسانی فطرت کے اندر ودیعت کر دی۔ کوئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کی ربوبیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا رحمانیت کا مظہر نہیں بن سکتا۔ یا رحیمیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا جزا سزا کے دن کے مالک کا مظہر نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں یہ تمام قابلیتیں رکھی ہیں اور اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مادی شکل نہیں اور نہ دین حق اس کا قائل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صورت پر آدم کو پیدا کرنے کا یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم میں صفات الٰہیہ کا مظہر بننے کی قابلیت رکھی ہے۔ اب کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں ان صفات کو اپنے وجود کے ذریعہ ظاہر نہیں کر سکتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ ستار ہے اسی طرح وہ بھی ستار بن سکتا ہے جس طرح خدا شکور ہے اسی طرح وہ بھی شکور بن سکتا ہے۔ جس طرح خدا وہاب ہے۔ اسی طرح وہ بھی وہاب بن سکتا ہے جس طرح خدا رزاق ہے اسی طرح وہ بھی اپنی دائرے میں رزاق بن سکتا ہے۔ اور درحقیقت دین حق کے نقطۂ نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب بھی وہی شخص حاصل کرتا ہے۔ جو صفات الٰہیہ کا مظہر بن کر اللہ تعالیٰ سے مشارکت پیدا کر لیتا ہے اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ دیکھو آک کا ٹڈا۔ آک کے پتوں میں رہ کر ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتا ہے اور تتلی جن پھولوں میں اڑتی پھر رہی ہوتی ہے ان کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ کیا ہم ٹڈوں اور تتلیوں سے بھی گئے گذرے ہیں۔ ہمارا خدا (خدا کی پناہ) آک اور پھولوں سے بھی گیا گزرا ہے ٹڈا اگر آک میں رہتا ہے تو اس کا رنگ قبول کر لیتا ہے تتلیاں جن پھولوں میں رہتی ہیں ان کا رنگ قبول کر لیتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے بندے اس کے پاس جائیں اور اس کا رنگ قبول نہ کریں۔ دراصل اپنے دل کی بدظنی ہی ہوتی ہے جو انسان کو ناکام و نامراد رکھتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ جیسا بندہ میرے اوپر گمان کرتا ہے ویسا ہی میں اس سے سلوک کرتا ہوں۔

وہ لوگ جن کے دلوں میں اپنی عظمت کا احساس نہیں ہوتا یا خدا تعالیٰ کے متعلق یقین نہیں ہوتا۔ ان کو کچھ نہیں ملتا لیکن جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد / انور اقبال سیفی

مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی

ہمارے واقف زندگی بھائی برادر مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی اچانک مورخہ ۱۶- مئی ۹۲ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

مکرم ساقی صاحب خاکسار سے چند سال سینئر تھے۔ لیکن آپ کے ساتھ میرا بہت پرانا تعلق تھا۔ عملی میدان میں تو آپ ۵۲ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آئے۔ اور خاکسار کو بی ایس سی کے بعد ۵۳ء میں تحریک جدید میں خدمت کی توفیق ملی۔ لیکن طالب علمی کے زمانہ میں ہی آپ برادرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب اور برادرم سردار بی اے صاحب کے ساتھ میرے والد صاحب محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب سے ملنے آیا کرتے تھے۔ اور اس طرح ہمارا بہت ہی پرانا بھائیوں والا تعلق تھا۔ شروع میں جب آپ نے وقف کیا آپ مبارک احمد شاہپوری کہلاتے تھے۔ آپ کا جٹ کاہلوں خاندان سے تعلق تھا۔ آپ کے والد محترم چوہدری فضل دین صاحب بہت نیک اور خلیق بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی بہت اچھی تربیت کی۔ چنانچہ آپ نہ صرف بہت اچھے طالب علم تھے بلکہ عملی میدان میں بھی بلند معیار کے واقف زندگی ثابت ہوئے۔

آپ نے ۱۹۴۹ء میں مولوی فاضل کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی اور جامعۃ المبشرین کی پہلی کلاس میں شمولیت کی توفیق پائی۔ اور ۵۲ء میں پہلے شاہدین جن کو شاہد کی ڈگری ملی اس میں آپ بھی تھے۔ انٹرویو بورڈ نے آپ کو بیرون پاکستان دعوت الی اللہ کیلئے منتخب کیا جسے حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ نے منظور فرمایا اور ۱۳- ستمبر ۵۲ء کو آپ نائیجیریا میں دعوت الی اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کو کئی سال نائیجیریا۔ سیرالیون۔ انگلستان۔ اور لائبیریا میں نمایاں خدمات سلسلہ و بنی نوع انسان کی توفیق ملی۔ کچھ عرصہ ۱۹۵۸ء میں بطور ایڈوائزر ٹو وکیل التبشیر کے طور پر بھی کام کی توفیق ملی۔ اور جب بھی درمیانی وقفوں میں پاکستان آتے رہے وکالت تبشیر میں متفرق امور کی سرانجام دہی کی توفیق پائی۔ آپ کی زندگی کا سنہری دور وہ ہے جبکہ آپ کو ہمارے پیارے آقا کی براہ راست راہنمائی میں لندن میں بطور ایڈیشنل وکیل التصنیف، ایڈیشنل ناظر اشاعت اور ایڈیشنل وکیل التبشیر کے لگاتار ۹ سال رات دن ایک کر کے نہایت اخلاص، محنت اور جانفشانی سے خدمت کی توفیق ملی اور انہی فرائض کی ادائیگی کے دوران ہی آپ نے اپنی زندگی قربان کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضری دے دی۔

مجھے برادرم مکرم ساقی صاحب کے ساتھ کئی مواقع پر مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ بالخصوص ۸۶-۱۹۸۵ء میں جبکہ لندن میں خاکسار قریباً ایک سال رہا۔ ہمارا ایک دوسرے سے خاصا واسطہ رہا۔ اور انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ بلاشبہ ظاہری اور باطنی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت ہنس مکھ، خوش خلق اور پیاری طبیعت پائی تھی۔ بہت حاضر دماغ اور ذہین تھے۔ لمبے چوڑے نوٹس لینے کے عادی نہ تھے۔ لیکن بیدار مغزی کے ساتھ اتنے اچھے HINTS لکھتے اور اتنا اچھا حافظہ تھا کہ ان سب امور کو نہایت صحت کے ساتھ بالتفصیل تحریر میں لے آتے۔ حسابی کاموں سے بھی آپ کا واسطہ رہا اور بہت صاف حساب رکھتے تھے۔ اور کبھی کسی اُلجھن میں نہیں پڑنے دیا۔ تقریر، انٹرویو، تبادلہ خیال اور گفتگو نیز پبلک ریلیشننگ میں مشاق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی طبیعت اور میٹھی گفتگو کے فن سے نوازا تھا کہ دوسروں کے دل کو فوراً موہ لیتے۔ نہایت پُرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ بہت اچھے ماتحت اور کامیاب افسر تھے۔ اپنے ماتحتوں اور ساتھیوں کی ضروریات کا خود خیال رکھتے اور کسی بھی سفارش میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے اور دردمند دل اور ہمدردی کے جذبہ کے تحت معاملات کو سلجھاتے۔ آپ اپنے فرائض کی ادائیگی میں نہایت مستعد تھے۔ ان کی ہمیشہ کوشش ہوتی کہ کوئی کام پینڈنگ نہ رہے۔ نہ صرف دفتری امور سلجھانے میں ماہر تھے بلکہ خط و کتابت میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ بعض معاملات کے سلجھانے کے لئے ان کو دوسرے ممالک کے دورہ پر بھی حسب ہدایت جانے کا موقع ملا اور آپ نے نہایت سمجھداری اور حکمت کے ساتھ ان کو کماحقہ سلجھانے کی توفیق پائی۔ آپ بہت بے نفس اور منکسر مزاج تھے۔ کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے ذاتی بڑائی یا خوبی کا اظہار ہو۔ اور ہمیشہ دوسروں کو اپنے نفس پر فوقیت دی۔ الغرض آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اور حقیقی رنگ میں واقف زندگی تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور آپ کی اولاد عزیزم منصور احمد ساقی ایم ایس سی پی ایچ ڈی اور عزیزہ سارہ کلیم اور آپ کی اہلیہ ثانی محترمہ امۃ الواحد صاحبہ بنت مکرم گیانی واحد حسین صاحب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن ان کا معین و مددگار رہے اور اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ اپنے فضل سے ایسے مخلص خادم سلسلہ کی کمی کا خود مداوا فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے کئی خدام عطا فرماتا چلا جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(انور اقبال سیفی)

اس بات سے تو کسی صورت بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ دنیا فانی ہے اور انسان نے بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے جو قادر و توانا ہے۔ بعض شخصیات کی وفات پر صدمہ کی شدت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ غالباً اس شخص سے قربت ہے۔

آج جس شخصیت کا اس مضمون میں تذکرہ ہے۔ وہ اب ہم میں موجود نہیں اور اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئی ہے۔ آج مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۹۲ء کو چند ہی لمحے پہلے یہ افسوسناک خبر ملی کہ مکرم و محترم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام ملے اور ان کے چاہنے والوں کو اللہ صبر کی توفیق دے۔

انگلستان میں رہتے ہوئے مکرم ساقی صاحب کے ساتھ میرا بہت قریبی تعلق رہا۔ ایک تعلق جس کی بنیاد ایک لمبا عرصہ پہلے نائیجیریا میں ابا جان کے ساتھ کام کرتے ہوئے قائم ہوئی۔ دن بدن وہی تعلق اور تقویت پاتا گیا۔ میرے خیال میں تو ہر کوئی یہ کہے گا کہ ساقی صاحب کا اس کے ساتھ تعلق بہت اچھا تھا۔ اور وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے چھوٹے بڑے سب کے ساتھ مزاح کیا اور ہر ایک کے دوست بنے۔ جس کی وجہ سے ہر کوئی ان کو اپنے قریب ہی سمجھتا تھا۔ ہر ایک کے ساتھ تعلق کو قائم رکھا۔

وفات سے ایک روز پہلے (جمعہ کے دن) نماز پڑھ کر بیت الفضل سے باہر آئے تو دفاتر کے سامنے مجھ سے اور اظہر (چھوٹے بھائی) سے تقریباً ۲۵ پچیس منٹ تک باتیں کرتے رہے۔ اس دوران انہوں نے امی جان اور ابا جان کا حال پوچھا اور بہت سی مزاحیہ باتوں کے علاوہ انہوں نے ہمیں بعض بہت ہی مفید مشورے دیئے۔ مانچسٹر میں ہوتے ہوئے بھی ساقی صاحب ہی سے مشورے ہُوا کرتے تھے۔ اور لندن آ کر یہ آسانی ہو گئی کہ ساقی صاحب کے ہم قریب ہو گئے اور خود مل کر مشورے کر لیا کرتے تھے۔ حقیقت میں ہر اہم موڑ پر انہوں نے ہماری راہنمائی فرمائی۔ اور اس راہنمائی سے ہمارے بہت سے کام آسان ہوئے۔ کچھ عرصہ قبل انہوں نے جماعت کا ایک کام میرے سپرد کیا۔ اور میں نے مکمل کر کے اتوار کے روز (۱۷- مئی ۱۹۹۲ء) کو اُن کو رپورٹ کرنی تھی۔ لیکن کیا معلوم تھا کہ یہ اُن کے ساتھ ہماری آخری ملاقات ہو گی۔ اور پھر یہ ہنستا مسکراتا چہرہ ہمیشہ کے لئے ہم سے جُدا ہو جائے گا۔

آج (۲۰- مئی ۱۹۹۲ء) بعد نماز ظہر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (امام بیت الفضل) نے ساقی صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اسی طرح تدفین کے وقت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ بھی اُن کی مقبولیت اور لگاؤ کا ایک ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک بار پھر دعا ہے کہ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام دے اور سب کو صبر کی توفیق دے اور ساتھ ہی ساتھ اس خلاء کو اپنے خاص فضل سے پُر کرے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ہمیں معزز بنایا ہے اور بڑی بڑی طاقتیں عطا کی ہیں اور وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اور بڑے بڑے انعام دینے والا ہے وہ خالی نہیں رہتے بلکہ اپنے ظرف کے مطابق اپنا حصہ لے کر رہتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے یہاں توجہ دلائی ہے کہ تم دنیا میں کسی نہ کسی کا رنگ اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور جب تم نے بہر حال کسی کا رنگ اختیار کرنا ہے تو ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم اپنے دوستوں کا رنگ اختیار نہ کرو تم اپنے بیوی بچوں کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنے اساتذہ کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنے ماحول کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنی حکومت کا رنگ اختیار نہ کرو بلکہ تم خدائے واحد کا رنگ اختیار کرو کیونکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اور اس سے تعلق ہی تمہاری نجات کا موجب ہو سکتا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ۔ ترجمہ محمد ذکریا ورک

ضبطِ نفس

قارئین! آپ میں سے کئی ایک نے یہ مقولہ تو ضرور سنا ہوگا " وہ انسان سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ جسکو اپنے نفس پر ضبط ہے" چاند کی طرف بازو بڑھا کے پکارنے سے کبھی یہ چمکتا ہوا سیارہ انسان کے پاس نہیں آسکتا۔ ایک خلائی سیارہ کے بنانے اسکے خلاء میں جانے اور اسکے تیز رفتار سفر بمع سائنسی آلات کے۔ نیز انسان کے خلائی سفر سے قبل کائنات کے قوانین کو سمجھنا ان پر غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے۔

خدا کبھی بھی انسان کی اس خواہش کو پورا نہیں کرے گا کہ وہ آنکھ جھپکنے میں زمین سے اڑ کر چاند کی سطح پر پہنچ جائے۔ اس کے برعکس خدا نے انسان کو عقل دی ہے کہ وہ مطالعہ مشاہدہ تجربات اور سائنسی قوانین کو سمجھ کر اپنے مقصد کو حاصل کرے یعنی چاند کی تسخیر۔

سائنسی اصولوں کی طرح روحانی اصولوں کو بھی انسان اگر سمجھے اور پہچانے تو اس دنیا سے نکل کر جنت کی دنیا میں پہنچ جائے۔ لیکن اسکے لئے پہلا قدم بھی انسان کو ہی اٹھانا ہوگا۔ کیونکہ خدا صرف ان کی ہی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ جسطرح ایک خلائی سیارہ کی کامیابی کا دارومدار کنٹرول سنٹر پر ہے جو اسکے گوناگوں کاموں اور حالتوں کا خیال رکھتا اور ہدایات دیتا ہے۔ اسی طرح روحانی پرواز کے لئے بھی انسان کو ایک اندرونی کیفیت کا پانا ضروری ہے۔ اور وہ کیفیت ہے ضبطِ نفس۔

ضبطِ نفس ہی وہ۔ چیز ہے۔ جو انسان کے کردار کو رنگین کرتی ہے۔ کردار کے بنانے میں اس کا دخل بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اسکے حاصل کرنے میں خاص توجہ ضرورت ہے اپنے کردار کو بلندیوں تک پہنچانے کی طاقت فی الحقیقت انسان کے اندر ہی پوشیدہ ہے۔ یہ بجا ہے کہ تمام طاقت کا سرچشمہ خدا تعالےٰ ہے۔ لیکن وہ انہی کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے 'وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا۔ ایک صاحب ایمان ہمیشہ خدا کی پناہ میں رہنا پسند کرتا ہے۔ شیطان کا اس پر دائمی غلبہ نہیں ہو سکتا۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کیلئے خدا کی تائید و نصرت کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ اس شخص کو ضرور دیتا ہے۔ جو اسکی طرف بڑھنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ دینِ حق کا طریق زندگی نہایت منظم طریق حیات ہے جو اطاعت، کوشش اور نگرانی پر خاص زور دیتا ہے نظم و ضبط کی ریڑھ کی ہڈی اور حقیقت ضبط نفس ہے گذشتہ انبیاء صوفیاء اور اولیاء کی زندگی کا مطالعہ ہمیں بتلاتا ہے کہ ان کی زندگی میں ضبطِ نفس کا بہت دخل تھا۔ جسکی بنا پر ان میں روحانی جذب اور کشش پیدا ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہر عمل ہر بول اور ہر حرکت پر ضبط حاصل تھا۔ آپ فرض کے راستہ پر ہمیشہ گامزن رہے اور سخت سے سخت آزمائش میں بھی صبر اور ضبط سے کام لیا آپ میں صبر، صداقت، دیانت، جرأت، انصاف کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ جیسا کہ آپؐ حضور کی بیگم حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔

ہم اپنی زندگی میں اپنے حاکم ہیں خدا نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ اور ہمیں ایسی فراست عطا کی ہے۔ جس سے ہم اپنا کردار اچھا بنا سکتے ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے کردار کے معمار بنیں۔ شیطانی قوتوں کا دلیری سے مقابلہ کریں۔ اپنے آپ کو پاک صاف رکھیں۔ اور دعا کے ساتھ خدائے ذوالجلال کی ہدایت اور رحمت کے طلبگار ہوویں۔ یہ ایک بڑا مشکل کام ہے۔ جسے ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور سیدھے راستے پر گامزن رہنے کے لئے ضبطِ نفس کے سٹیئرنگ وھیل پر قابو رکھنا ہوگا۔ جسطرح جہاز کا کپتان اسکو طوفان میں سے گذارتا ہوا بندرگاہ پر لے آتا ہے۔ ضبطِ نفس ایک مسرت سے بھرپور زندگی کے کردار کو ڈھالتا ہے۔ ہندوؤں کی مقدس کتاب گیتا میں لکھا ہے کہ " وہی شخص حقیقی مسرت سے فیضیاب ہے۔ جو نفرت سے بالاتر ہے۔ اور اسکے جذبات پر اس کا قابو ہے"۔ ضبطِ نفس سے انسان کی خودداری بھی بڑھتی ہے۔ ایک کہاوت ہے کہ اپنی عزت خود کرو۔ ورنہ دوسرے بھی عزت نہ کریں گے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ہے جو خودداری کو پروان چڑھاتا ہے۔ وہ کبھی دوسروں کی نظر میں بے عزت نہیں ہوتا۔

امریکی مصنف تھامس جیفرسن نے کیا خوب کہا ہے کہ " ایک شخص کو دوسرے پر اس سے زیادہ کوئی فضیلت نہیں کہ وہ ہر حال میں خوش و خرم رہے"۔

ضبطِ نفس سے انسان میں سب سے افضل صفت صبر کی پیدا ہوتی ہے۔ ضبطِ نفس کا پیدا کرنا درحقیقت ایک زبردست تعلیم ہے لیکن یاد رہے کہ اس تعلیم کا صرف وہی حصہ فائدہ مند ہوگا۔ جس پر عمل کیا جائے۔ ضبطِ نفس کوئی انعام نہیں بلکہ ایک زبردست مجاہدہ ہے۔ ہم خود اپنی روح کے سنوارنے والے ہیں۔ اور ہمارا قادرِ مطلق پیارا خدا ہمارا راہنما اور مددگار رہے۔

فارسی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ترکِ خوفِ خدا و بد عملی
ایں دو چیز اند تخمِ تیرہ دلی

خدا کا خوف ترک کر دینا اور برے عمل کرنا یہی دو چیزیں سیاہ دلی کا باعث ہیں۔

ورنہ روئے نگار نیست نہاں
ہر حجابے ز تست اے بیجاں

ورنہ محبوب کا چہرہ تو چھپا ہوا نہیں ہے۔ اور مردہ دل جو بھی آتا ہے وہ خود تیری طرف سے ہے۔

از رگِ جاں قریب تر یار است
ہرزۂ تو درازئ کار است

یار تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے محض تیری بے ہودگی نے بات لمبی کر دی ہے۔

ہر کہ برخواست از خودی یکبار
خود نشیند بکارِ اُو دادار

جو یکدم اپنی خودی سے الگ ہو جاتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کا کام خود سنبھال لیتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان کا نیکی کی راہ سے ہٹ جانا اس کی اپنی غلط سوچ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ خدا کا خوف دل میں نہ رہے تو انسان کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے کسی فعل کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ اور یہ بات بنیاد بن جاتی ہے اس کے برے افعال میں ملوث ہو جانے کی۔ جب خدا کا ہی خوف باقی نہ رہا تو وہ کوئی کام بھی کرتے ہوئے یہ کیوں سوچے گا کہ اس سے خدا خوش ہوگا یا ناراض؟ اس کے لئے اپنی خوشی مقدم ہوگی۔ اور اپنی خوشی کو مقدم کرنے کے نتیجے میں اس سے برے افعال سرزد ہوں گے۔ ایسا ہوتے ہوتے اس کا دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور پھر اسے نیکی کا خیال آنا محال ہوگا۔

حضور فرماتے ہیں کہ انسان کی بد عملی اور خدا کے خوف کا نہ ہونا دو ایسی چیزیں ہیں جن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ بد عمل ہو تو خدا کی طرف سے نظریں پھیر لیتا ہے اور خدا کا خوف نہ ہو تو اس کے افعال میں نیکی کا عنصر زائل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور یہی دو باتیں ایسی ہیں جو اسے سیاہ دل بنا دیتی ہیں۔ لیکن حضور فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف ترک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کا چہرہ تو چھپا ہوا نہیں ہے وہ ہمہ وقت ہمارے سامنے ہے اور اگر ہم سوچ بچار سے کام لیں تو وہ ہر بات میں ہمیں عیاں نظر آتا ہے۔ اور اگر کسی کو وہ عیاں نظر نہیں آتا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ اس کی اپنی مردہ دلی کا نتیجہ ہے کہ خدا تعالےٰ اس کے لئے حجاب میں چلا گیا ہے۔

تیسرے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ وہ یار یعنی خدا تعالیٰ تو انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور اگر انسان کو نظر نہیں آتا یا محسوس نہیں ہوتا تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو بیہودہ باتوں میں ملوث رکھنا چاہتا ہے۔ وہ خود اس کی طرف سے نظریں پھیر لیتا ہے تا کہ اسے جو کچھ وہ چاہے کرنے میں کوئی باک نہ ہو اگرچہ اگر وہ چاہے تو خدا تعالےٰ کو نہ صرف اپنے قریب دیکھ سکتا ہے اور اس کے وجود کو محسوس کر سکتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ اس کے اتنا کام آ سکتا ہے کہ اس کے تمام کام خود سنبھال لے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ انسان کو اپنی خودی سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ جونہی انسان اپنی خودی سے الگ ہوتا ہے اپنے آپ کی نفی کرتا ہے اس کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور وہ یہ بات محسوس بھی کرتا ہے اور دیکھتا بھی ہے کہ اس کے کام از خود ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ دراصل یہ خدا تعالےٰ کی گود میں آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کے کام سرانجام دینے لگتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔سین

تائیوان اور سوچیندا

تائیوان کی قومی اسمبلی کے اراکین نے پارلیمنٹ میں ایک تحریک پیش کی ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت تھائی لینڈ کے وزیر اعظم سوچیندا کو اپنے ملک میں پناہ نہیں دے گی۔ لی چنگ چیانگ نے ایک غیر ملکی ذرائع کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ سوچیندا تائیوان یا چین میں پناہ لینے کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ اس خبر کی مزید تفصیل نہیں بتائی گئی۔ جو تحریک پارلیمنٹ میں پیش کی گئی ہے اس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت ایک پبلک بیان جاری کرے۔ جس میں یہ کہا جائے کہ سوچیندا کو پناہ نہیں دی جائے گی اور اگر وہ پہلے ہی ملک میں داخل ہو چکے ہیں تو انہیں فوری طور پر ملک بدر کر دیا جائے گا۔ نیز پارلیمنٹ میں حزب مخالف ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی کے جو لیڈر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوچیندا کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے ہیں اور انہیں پناہ دینے سے تائیوان کا عالمی تاثر مجروح ہوگا اور اسی طرح تھائی لینڈ کے ساتھ تعلقات پر بھی برا اثر پڑے گا۔ پارلیمنٹ کے بعض اراکین نے اس تحریک کی مخالفت کی اور اس کے اصل ڈرافٹ میں تبدیلیوں کا مطالبہ کیا جس میں وہ کسی حد تک کامیاب ہو گئے۔ سوچیندا نے گذشتہ اتوار کے روز وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ ان کے کہنے پر تھائی لینڈ کے فوجیوں نے بے شمار لوگوں کو حکومت کی مخالفت کی وجہ سے تہ و تیغ کر دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت یہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں البتہ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی ملک میں پناہ لینے کے خواہش مند ہیں۔

پنڈی پولیس

ایک اخباری خبر کے مطابق گذشتہ روز (جمعرات) راولپنڈی ضلع کی پولیس کے سربراہ رائے محمد اقبال نے بتایا کہ پولیس نے زیادہ چوکس ہو کر اپنے فرائض سرانجام دینے شروع کر دئے ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ سندھ کے مجرم لوگ پنڈی میں داخل ہو جائیں۔

رائے صاحب اپنے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ تمام پولیس چوکیوں اور چیک پوائنٹس کو متنبہ کر دیا گیا ہے۔ وہ تمام گاڑیوں پر جو ضلع میں داخل ہوں گی کڑی نظر رکھیں گے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پولیس نے ایک ایسے تین افراد کا گروہ حراست میں لے لیا ہے جو ٹیکسی ڈرائیوروں کو گن پوائنٹ پر لوٹتے تھے ایسا انہوں نے کئی دفعہ کیا تھا۔ عام طور پر یہ لوگ راولپنڈی، گوجرخان، مندرہ اور چونترہ میں وارداتیں کرتے رہے ہیں۔

پوسٹ آفس کارپوریشن

بتایا گیا ہے کہ یکم جولائی سے پاکستان پوسٹ آفس ایک خود کار کارپوریشن بن جائے گی۔ جسے یہ اختیار بھی دے دیا گیا ہے کہ وہ اپنی خدمت کے چارجز پر ہر سال نظر ثانی کر سکے گی۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں ایک آرڈیننس تیار کر کے صدر مملکت کو بھیج دیا گیا ہے اور ماہ رواں کے تیسرے ہفتے میں اسے لاگو کر دینے کا امکان ہے۔ اس سکیم میں جو مالی الجھاؤ ہیں۔ انہیں وزارت خزانہ حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ کارپوریشن بننے کے بعد پوسٹ آفس ٹکٹوں اور لفافوں کی قیمت میں اضافہ کر دے اور اسی طرح ڈاک کی رجسٹریشن میں بھی یعنی پارسلوں میں اور منی آرڈرز کی بھی اجرتیں بڑھا دے۔ ڈاکخانوں کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ پانچ پیسے سے بیس پیسے تک کی فیس، ٹکٹ دراصل ڈاکخانے کو بائیس پیسے میں پڑتی ہے۔ لیکن اسکی قیمت اس لئے نہیں بڑھائی جا رہی کہ ایسا کرنے کے لئے حکومت کی اجازت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح جو لفافے ایک روپیہ کے حساب سے فروخت کئے جا رہے ہیں وہ ڈاکخانے کو ایک روپیہ ستر پیسے میں ملتے ہیں۔ اخباروں کے لئے ڈاک کا پرانا خرچ دس پیسے فی کاپی بھی جاری ہے محکمہ کا خیال ہے کہ اسے اخبارات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے پر خاصی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

اسرائیل / بھارت

گذشتہ دنوں اسرائیل کا ایک اعلیٰ سطح کا وفد چپ چاپ بھارت کا دورہ کرنے آیا تھا۔ اب کہا جاتا ہے کہ اس دورے کے دوران بھارت کی سرکار نے اسرائیل کے ساتھ تعاون کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور ترقی یافتہ ٹیکنیکی امور حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ اسی سلسلے میں اسرائیل نے کئی قسم کا اسلحہ پیش کیا ہے لیکن ہندوستان بعض وجوہات کی بناء پر آہستہ روی کا قائل ہے۔ اگرچہ انہیں بہت کچھ چاہیئے لیکن وہ یہ بھی عندیہ نہیں دینا چاہتے کہ وہ سب کچھ اسرائیل ہی سے لے رہے ہیں اور انہیں یہ سب کچھ لینے کی جلدی ہے۔ ایسا کرنے سے ان کے اپنے علاقے میں ایسی غلط فہمیاں پھیل سکتی ہیں جو نقصان دہ ثابت ہوں۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں پاکستان نے بار بار ہندوستان کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ وہ سکھوں کی اور کشمیری مسلمانوں کی مزاحمتی کارروائیوں میں مدد کر رہا ہے۔ بھارت نہیں چاہتا کہ اسرائیل سے جلد جلد اسلحہ لے کر جنگی تیاریوں کی سی فضاء پیدا کر دے۔

ڈی کلارک ریڈ سکوائر میں

گذشتہ روز جنوبی افریقہ کے صدر ایف ڈبلیو ڈی کلارک ریڈ سکوئر میں گھوم پھر رہے تھے۔ ریڈ سکوئر وہ جگہ ہے جسے پریٹوریا (جنوبی افریقہ) کا سب سے بڑا مارکسی مخالف اور دشمن سمجھا جاتا تھا وہاں انہوں نے کمیونزم کے خاتمے کو خوش آمدید کہا اور اسی طرح اپنے ملک میں نسلی امتیاز کی پالیسی کی موت کا بھی خیر مقدم کیا۔ جنوبی افریقہ کا ملک ایک لمبے عرصے سے اس لئے قابل مذمت سمجھا جاتا تھا کہ وہ نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل پیرا تھا۔ ڈی کلارک نے روس کے صدر بورس ییلسن سے دو گھنٹے تک گفت و شنید کی اور اس کے بعد ریڈ سکوئر میں گھومنے کے لئے آ گئے۔ ییلسن جو بذات خود ایک شدید قسم کے کمیونسٹ تھے، نے اب پریٹوریا کے دورے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ صدر ڈی کلارک نے کہا میرا یہاں ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہاں کمیونزم اپنی موت آپ مر چکا ہے اور جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کی پالیسی ختم ہو گئی ہے۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب وہ بالشویک لیڈر ولادی میر لینن کے مزار کے پاس کھڑے تھے۔ اگرچہ اس مزار کا دروازہ تو اب بند ہے مگر دو محافظ کھڑے نظر آتے ہیں۔ کریملن کی دیواروں پر جنوبی افریقہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا اور تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسا نظارہ تھا جس کا آج سے چند سال قبل تصور بھی ناممکن تھا۔ دونوں ملکوں کی آپس میں ایک لمبے عرصے سے چپقلش چل رہی تھی۔ ماسکو نیلسن منڈیلا کی پارٹی افریقن نیشنل کانگرس کی مدد کر رہا تھا اور اس طرح سفید حاکموں کی مخالفت۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ دن دور نہیں جب ساؤتھ افریقہ کی پارلیمنٹ پر کمیونزم کا سرخ پرچم لہرائے گا۔ ماسکو اور پریٹوریا کے درمیان آج سے ۳۵ سال قبل سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے تھے۔ اب بھی جنوبی افریقہ میں بسنے والے کمیونسٹ اور روس میں جو کمیونسٹ باقی رہ گئے ہیں ان دونوں ملکوں کا آپس میں ملاپ اچھا نہیں لگا۔ دونوں طرف سے کمیونسٹ کہتے ہیں کہ ڈی کلارک کو خوش آمدید کہنے کی بجائے ییلسن کو چاہیئے تھا کہ وہ نیلسن منڈیلا کو دورے کی دعوت دیتے اور ان کے دورے کے بعد اگر ضرورت پڑتی تو ڈی کلارک کو بھی دعوت دی جاتی۔ اگرچہ منڈیلا کو کئی بار دعوت دی جا چکی ہے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے یہ دورہ ملتوی ہوتا رہا ہے۔ ییلسن سے ڈی کلارک نے پوچھا اگر منڈیلا دورہ کریں تو انہیں کس حیثیت سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ ییلسن کا جواب یہ تھا کہ نیشنل کانگریس کے لیڈر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جس نے انسانی حقوق کی پاسداری کی ہے۔

مشہد میں فسادات

مشہد (ایران) کے وہ علاقے جہاں زیادہ فسادات ہوئے۔ گذشتہ روز بند کر دئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے جب فسادات شروع ہوئے تو سینکڑوں افراد کو زیر حراست لے لیا گیا۔ وزیر داخلہ عبداللہ نوری نے کہا کہ اس سے قبل ہمارے حکام نہایت نرمی اور ہمدردی سے پیش آتے رہے ہیں۔ لیکن اب ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ فساد کرنے والوں سے سختی سے نبٹا جائے گا۔ ان فسادات میں کہا جاتا ہے کہ چھ افراد مارے گئے۔ نوری نے یہ بھی کہا کہ عنقریب وہ لوگ جو بلاواسطہ ان فسادات کے ذمہ دار ہیں انہیں قرار

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وائس چیف آف جنرل سٹاف میجر جنرل جمشید ملک نے یقین دلایا ہے کہ سندھ آپریشن کے دوران جامشورو اور ٹنڈو بہاول والی غلطی دوبارہ نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن اندرون سندھ تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ پورے صوبے میں ہوگا۔ زیادہ مشکلات ہوئیں تو آرٹیکل ۲۴۵ کے اختیارات بھی مانگے جا سکتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سانحہ ٹنڈو بہاول اور بادشاہ بندر کا واقعہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ سندھ آپریشن منصفانہ نہیں سندھ کے عوام نمائندہ حکومت سے بھی محروم ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سندھ کے عوام کو ان کے آئینی حقوق دیئے جائیں اور سندھ کو کالونی نہ سمجھا جائے۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کراچی کو محاصرے میں لے لیا ہے اور تمام راستوں اور چیک پوسٹوں پر مشکوک افراد کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھی جارہی ہے۔ معتبر ذرائع کے مطابق آئندہ چند روز میں غیر قانونی اسلحہ برآمد کرنے کے لئے بڑی کارروائی شروع ہو گی اور وسیع پیمانے پر گرفتاریوں کا امکان ہے۔ دریں اثناء آپریشن پر عمل درآمد کے لئے فوجی قیادت کے اہم ارکان اور مزید اعلیٰ افسران کراچی پہنچ گئے ہیں۔

○ جاپان کی پارلیمنٹ کے ۱۳۷ اپوزیشن ارکان نے ایک فوجی بل کی مخالفت میں استعفے پیش کر دیئے ہیں۔ بل کا مقصد جاپانی فوج کو اقوام متحدہ کی امن فوج میں بھیجنا ہے۔ حکومت کا مؤقف یہ ہے کہ جاپان اب عالمی سٹیج پر زیادہ سرگرم کردار ادا کرنا چاہتا ہے اس لئے بل کی منظوری ضروری ہے۔

○ اسرائیل نے لبنان پر ایک بڑے حملے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ اسرائیلی لیڈر حملہ کے ذریعہ آئندہ انتخابات میں عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

○ کابل میں فوجوں نے پھر مورچے سنبھال لئے ہیں جس کی وجہ سے انتقال اقتدار مشکوک ہوگیا۔ کمیونسٹوں اور ملیشیا کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ ببرک کارمل کے حامیوں نے اقتدار میں حصہ طلب کر لیا ہے۔ صدارتی محل اور ریڈیو سٹیشن کو جانے والے رستوں پر مسعود کی فوجوں کو ہٹا کر ملیشیا تعینات کر دی گئی ہے۔

○ شکاگو میں ایک میچ جیتنے کی خوشی میں باسکٹ بال کی ایک مقامی ٹیم نے شہر میں زبردست توڑ پھوڑ کی اس دوران میں پاکستانیوں اور بھارتیوں کی دکانوں پر حملے کئے گئے۔ کاریں تباہ کر دی گئیں۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ موقع پر موجود پولیس تماشا دیکھتی رہی۔

○ پولیس نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کی سرکاری ایمبولنس سے جو کہ سائرن بجاتی ہوئی جا رہی تھی چونگی کے قریب روک کر اس میں رکھے ہوئے تابوت سے لاکھوں روپے کی غیر ملکی شراب کی بوتلیں برآمد کر لیں۔

○ وزیراعظم نے برطانیہ کا سرکاری دورہ شروع کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم اس دوران بھارت کو ایٹمی سامان کی فراہمی کا مسئلہ بھی اٹھائیں گے۔ برطانوی وزیراعظم سے ملاقات کے دوران پاک بھارت تعلقات بھی زیر غور آئیں گے۔

○ سپاہ صحابہ ضلع جھنگ کے صدر مولانا مختار سیال کو پیر کے روز صبح چھ بجے گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ علاقہ کے لوگوں نے جواں مردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو قاتلوں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس کوشش میں ۱۶ شہری زخمی ہو گئے۔

○ جھنگ شہر میں مکمل ہڑتال ہے اور مونسپل حدود میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ وقفہ وقفہ سے فائرنگ کی آوازیں آرہی ہیں۔

○ اٹک آئل ریفائنری بند جانے کی وجہ سے ملک میں ڈیزل اور پٹرول کی شدید قلت کا سلسلہ جاری ہے۔ عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بینظیر کی جان خطرے میں ہے۔ سندھ میں قتل ہونے والے ۹ بے گناہ افراد پیپلز پارٹی کے کارکن تھے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ آپریشن ایک جانبدار آپریشن ہے۔

○ سمبڑیال کے قریب تیز رفتار کار تین مسافروں سمیت نہر اپر چناب میں ڈوب گئی۔ ابھی تک ڈوبنے والی کار اور مسافروں کی تلاش نہیں ہو سکی۔

○ بوسنیا میں جنگ بندی کے حالیہ سمجھوتے کے بعد جلد ہی دوبارہ لڑائی شروع ہو گئی ہے۔

○ پاکستان اور تاجکستان کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے مطابق آئندہ ماہ سے دونوں ملکوں کے درمیان فضائی پروازیں شروع ہو جائیں گی۔ فی الحال کراچی اور دوشنبے کے درمیان ہفتہ میں صرف ایک پرواز ہوا کرے گی۔

○ سابق سوویت صدر گورباچوف اسرائیل پہنچ گئے ہیں۔ جہاں ان کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ انہوں نے اسرائیل کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

○ کراچی سے فیصل آباد جانے والی سپر ایکسپریس پر حیدرآباد اور ٹنڈو آدم کے درمیان نامعلوم افراد نے پتھراؤ کیا۔ جس سے مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ تاہم ڈرائیور ٹرین کو تیزی سے چلاتا ہوا نواب شاہ لے آیا۔

○ افغانستان کے نامزد صدر پروفیسر برہان الدین ربانی نے اتوار کی شام کو اسلام آباد میں صدر مملکت سے ملاقات کی۔ پشاور معاہدہ کے مطابق پروفیسر ربانی نے ۲۸۔ جون کو افغانستان کی صدارت سنبھالنا ہے۔

○ کمالیہ کے نواحی گاؤں چک نمبر ۱۸۸ گ ب میں بڑے پیمانے پر منشیات فروشی کا دھندا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کے دوران دو گھنٹہ تک فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر میں ملزموں نے ہتھیار پھینک دیئے اور گرفتاری پیش کر دی۔

○ لاہور کے تمام سرکاری اور نجی ہسپتالوں میں کام کرتے والے ڈاکٹروں نے ہسپتالوں میں بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی اور لاقانونیت کے خلاف بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر یوم احتجاج منایا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے ایم ایس کو دفعہ ۳۰ کے اختیارات دیئے جائیں۔

بقیہ: صد ۱ سے آگے

نہیں اور خوراک میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ آج پیشاب کا دوبارہ معائنہ برائے CULTURE اور SENSIVITY کیلئے بھیجا جائے گا تاکہ صحیح ادویات کا تعین ہو سکے۔ آجکل آپ NOROXIN کی ایک گولی صبح شام گذشتہ ایک ہفتہ سے لے رہے ہیں۔ یہ دوائی پیشاب میں انفیکشن پر قابو کے لئے دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ طاقت کے لئے چند ادویات اور درد کے لئے مختص دوا بھی دی جا رہی ہے۔

ولی محمد ساغر
پروفیسر آف سرجری
پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد

بقیہ: صد ۶ سے آگے

واقعی سزا دی جائے گی۔ خراسان کے صوبائی گورنر علی جنتی نے ٹیلی ویژن پر لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سڑکوں پر نکل آئیں۔ اپنی جائیدادوں کی حفاظت کریں۔ اور مظاہرین کو فسادات سے روکیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً ۳۰۰ افراد کو زیر حراست لیا گیا ہے۔ موصل کے باشندوں کا کہنا ہے کہ وہ علاقے جہاں پر زیادہ فسادات ہوئے ہیں۔ سیکورٹی کے سلسلے میں ان کے گرد باڑ لگا دی گئی ہے۔ اس شہر کی آبادی ۲۰ لاکھ بتائی جاتی ہے۔

نئی اور پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر ۱۹۳۷ء سے
ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
D.H.MS
R.H.M.P

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹھہ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
المشہور: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوایئے

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں

درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے

دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں

لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنیکے بعد

خاندانی معالج — امراض دندان

پرانے تجربہ کار

ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز

چنیوٹ میں ربوہ والے

پرانا اڈہ لاریاں۔ نزد صدر چونگی چنیوٹ

فون کلینک : ۹۴۵۰
کوڈ چنیوٹ : ۴۶۶

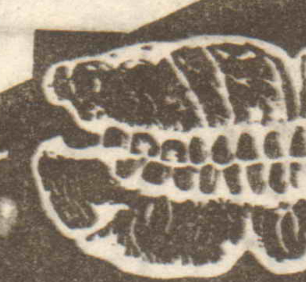

قدرتی دانتوں کی مانند

خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت

دانت بغیر تار۔ بغیر تالو فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جن سے آپ تمام اشیاء باسانی چبا سکتے ہیں۔

حبوب مفید اٹھراء

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۱۵۰/- روپے

زوجام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ — فون ۶۳۴

پاک گولڈ سمتھ — اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

فون : ۵۵/۶۴۳

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

الطاف فرنیشرز

شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

صرف چند نمکیات کا مرکّب مفید

چورن نہیں بلکہ

اکسیر معدہ

سٹاکسٹ کیلئے مال دستیاب ہے

میں شامل سترہ جڑی بوٹیاں پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اسہال۔ بھوک نہ لگنا۔ دائمی قبض۔ کھٹے ڈکار۔ متلی اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہیں۔ عام استعمال کی بے نظیر اور لذیذ چیز ہے۔

قیمت
۶/=
۱۲/=
۲۴/=

خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار۔ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ — فون : ۶۰۶، ۷۷۱

قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق

حب اٹھراء

سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

نیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

زوجام عشق

تیس گولی ۹۰/- روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان

فون : ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ضرورت سٹاف

ہماری فیکٹری واقع جہلم میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ لیبر۔ کم سے کم تنخواہ ۱۲۰۰/= روپیہ ماہوار۔ ۲۔ چوکیدار۔ معمولی لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ سابق فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ ۳۔ مشین آپریٹر۔ تین ماہ کا ٹریننگ پیریڈ ہوگا جس کے بعد کم سے کم تنخواہ ۱۴۷۵/= روپیہ ماہوار ہوگی۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ سے پاس شدہ کو ترجیح دی جائے گی اور تین سالہ ڈپلومہ ہولڈر ہونے کی صورت میں تنخواہ ۱۷۵۰/= روپیہ ماہوار ہو سکتی ہے۔ ۴۔ سٹینو ٹائپسٹ۔ ٹائپنگ سپیڈ کم سے کم ۳۰۔ الفاظ فی منٹ اور شارٹ ہینڈ اضافی قابلیت شمار کی جائے گی۔ بذاتِ خود انگریزی میں خط و کتابت کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ حسبِ قابلیت ہوگی۔

تنخواہ کے علاوہ دیگر مراعات مثلاً گریجوئٹی، انشورنس، میڈیکل کی سہولت، مفت سنگل رہائش اور چھ ماہ کی سروس کے بعد شادی شدہ افراد کے لئے فیملی رہائش کی سہولت ہوگی۔ مکمل درخواستیں بمع تصدیق اور تجربہ بنام

جنرل مینجر پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ ارسال کریں

پوسٹ بکس ۱۸ جی ٹی روڈ۔ جہلم

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ — فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
- لاہور : 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
- ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر : ۵۵۸